3

وقت کی اہمیت اور حالات کی نزاکت کو سمجھو اور سُستیوں کو چھوڑ کر اپنی ذمہ واری کو محسوس کرو۔

(فرمودہ 16 جنوری 1953ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

''میں نے پچھلے جمعہ بھی جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی اور آج پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ کام، کام کرنے سے بنا کرتے ہیں، باتیں بنانے سے نہیں بنا کرتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اچھی سکیمیں نہ ہوں تو کام خراب ہو جایا کرتا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اچھا کام نہ ہو تو اچھی سکیمیں بھی فیل ہو جایا کرتی ہیں۔ ہماری جماعت سکیموں پر زیادہ زور دیتی ہے اس لیے کہ یہ اُن کا کام نہیں ہوتا۔ سکیم بنانا خلیفہ یا اُس کے قائم مقاموں کا کام ہوتا ہے۔ پس اچھی سکیموں پر جماعت کے عہدیدار اس لیے زور دیتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑے گا۔ وہ عمل پر زور نہیں دیتے اس لیے کہ اس طرح انہیں کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے سارے افراد نہ تو سست ہوتے ہیں نہ سارے کے سارے بے توجہ ہوتے ہیں اور نہ سارے کے سارے بے وقوف اور سادہ لوح ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر اچھی سکیمیں پیش ہوتی رہیں تو وہ کچھ نہ کچھ اچھا نتیجہ پیش کریں گی۔ لیکن یہ نتیجہ اتنا خوش آئند، پسندیدہ اور اچھا نہیں ہوتا جتنا کوشش کرنے اور کام کرنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ خلیفہ اور جماعت کے درمیان انجمن کی ایک دیوار کھڑی ہے۔ کام لینے والی انجمنیں ہیں۔ سکیم خلیفہ بناتا ہے۔ اور کام کرنے والی جماعتیں ہیں۔ انجمنوں نے خلیفہء وقت کی سکیموں کو جماعت کے سامنے کبھی ایسی تفصیلات کے ساتھ پیش نہیں کیا کہ وہ کوئی مفید کام کر سکیں نہ ناظروں نے صحیح طور پر کبھی کام کیا ہے۔ جب تک سکیمیں جماعت کے سامنے اس صورت میں پیش نہ کی جائیں کہ وہ کوئی مفید نتیجہ پیدا کر سکیں اُس وقت تک لازمی طور پر جماعت کی صحیح راہنمائی نہیں ہوسکتی۔

کاغذی سکیم اور عملی سکیم میں فرق ہوتا ہے۔ عملی سکیم میں اسے ہر علاقہ کے لوگوں اور ان کے حالات کو دیکھ کر ان کے مطابق بنایا جاتا ہے۔ جب تک افراد کو منظّم نہ کیا جائے، جب تک ان کے حالات کے مطاق سکیم کی شکل نہ بدل جائے، جب تک ایسے کارکن مقرر نہ کئے جائیں جو اس سکیم پر افراد سے عمل کرائیں اُس وقت تک کوئی کام صحیح طور پر نہیں ہوسکتا۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دوسرے بیرونی ممالک کے لیے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ذمہ دار ہے کہ وہ جماعتوں سے صحیح رنگ میں کام لے۔ اور ہندوستان کے لیے صدر انجمن احمدیہ ہندوستان مقرر ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جب تک عملی طور پر ہم کوئی کوشش نہیں کریں گے ہم کوئی کام نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا تھا کہ ہمارے نئے سال میں سے بارہ دن گزر گئے ہیں اور اب 19 دن گزر گئے ہیں گویا سال کے 52 ہفتوں میں سے 3 ہفتے گزر گئے ہیں اور یہ قریباً سال کا 1/17 حصہ ہے۔ اور اب ہم اپنے وقت کا 1/17 حصہ ضائع کر چکے ہیں اور اب 16 حصے باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جو جلسہ سالانہ کے چٹخارے لے رہے ہوں گے۔ جو ابھی تک یہ سوچ رہے ہوں گے کہ کس شان سے ہمارا جلسہ سالانہ گزرا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری اس سال کی زندگی کے 17 حصوں میں سے ایک حصہ گزر چکا ہے۔ اور اب گویا $6\frac{1}{4}$ فیصدی مزید زور لگا کر ہم اپنے کام میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ 16 ایک سو کا $6\frac{1}{4}$ فیصدی ہوتا ہے اور ہمارے نئے سال کی زندگی کے 17 حصوں میں سے صرف 16 حصے باقی رہ گئے ہیں۔ یعنی ہمیں اِس سال جتنی کوشش کرنی چاہیے تھی اب اُس سے 6 فیصدی زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ ورنہ پہلی کوشش سے ہم کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ ہم نے ایک سال کی زندگی میں سے 1/17 حصہ ضائع کر دیا ہے۔ لیکن ابھی تک ہمارے

اداروں میں سے کسی ادارے نے نہ ابھی تک کوئی سکیم تیار کی ہے اور نہ وہ میری ہدایت کے مطابق کام کر سکے ہیں۔ ہم 5 سال سے وطن سے بے وطن ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے گزشتہ 5 سال میں دوسری قوموں سے زیادہ کام کیا ہے۔ ہم نے قادیان سے نکل کر اس نئے شہر کی تعمیر کی ہے اور اب شہر کی کچھ شکل بن گئی ہے۔ پہلے یہ حال تھا کہ اس جگہ پر لوگ اکیلے چلتے ہوئے بھی ڈرتے تھے۔ لیکن اب یہاں ہزاروں کی آبادی ہے اور یہ بستی ایک شہر کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ ہمارے بہت سے ادارے ابھی بننے ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج ابھی بننا ہے۔ کالج کا ہوسٹل ابھی بننا ہے۔ زنانہ ہائی اسکول ابھی بننا ہے۔ زنانہ کالج کا بقیہ حصہ اور اس کا ہوسٹل ابھی بننا ہے۔ جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ ابھی بننا ہے۔ ہسپتال ابھی بننا ہے۔ ابھی بہت سے کوارٹرز بننے ہیں۔ پھر جماعت کے دوستوں نے جنہوں نے یہاں زمین خریدی تھی ابھی اپنے مکان بنانے ہیں اور ملک کی اقتصادی حالت روز بروز گر رہی ہے۔ میں برابر 4 سال سے صدر انجمن احمدیہ کو کہہ رہا تھا کہ وہ اس وقت کے چندوں پر بجٹ کی بنیاد نہ رکھے۔ لیکن باوجود میری اِس ہدایت کے انہوں نے اس چیز کا لحاظ نہیں رکھا۔ اب سلسلہ کی مالی حالت نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اگر میں اس کی تفصیل بیان کروں تو تم میں سے کئی لوگ ٹھوکر کھا جائیں۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کو اس کا کوئی احساس نہیں۔ شاید یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر دفاتر کے دروازے بند ہو گئے تو ہم کرسیوں کی خاک جھاڑ کر الگ ہو جائیں گے۔

بہر حال ایک کٹھن منزل ہمارے سامنے ہے اور اتنی مشکلات ہمیں درپیش ہیں کہ ایک سمجھدار انسان جسے خدا تعالیٰ پر توکل نہ ہو لیکن بے وقوف نہ ہو اُس کا دل اِن مشکلات کو دیکھ کر ساکن ہو جائے اور وہ مر جائے۔ مگر ہمیں دوسری قوموں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ہمارا ایک زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ ہماری حالت ایک بچے کی سی تو ہے۔ اُس بچے کی سی جو تیرنا نہیں جانتا اور وہ تالاب میں گر گیا ہے اور بظاہر اس کے ڈوبنے کے سامان ہو چکے ہیں۔ لیکن ہماری حالت اُس بچے کی سی ہے جس کا باپ تالاب کے کنارے پر کھڑا ہے اور وہ دنیا کا بہترین تیراک ہے۔ پس ہمارے بچہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہمارے تالاب میں گر جانے میں کوئی شبہ نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُس تالاب کا پانی ایسا ہے کہ اس میں ایک بچہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ تالاب زیادہ گہرا ہے لیکن ہمیں دوسری قوموں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ہمارا ایک زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ ہم اگرچہ تالاب میں گر گئے ہیں اور بظاہر ہمارے

ڈوبنے کے سامان پیدا ہو چکے ہیں، ہم چھوٹے بچے ہیں تیرنا نہیں جانتے لیکن ہمارا خدا اس تالاب کے کنارہ پر کھڑا ہے۔ اور وہ ہمیں یقیناً بچائے گا۔ مگر جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں ہمیں ضعف میں ایک بچہ سے مشابہت ہے۔ وہاں دماغ کے لحاظ سے ہمیں ایک نوجوان سے مشابہت ہے اس لیے ہمارے متعلق یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ ہم میں سمجھ نہیں ہے۔ ہم میں سمجھ ہے اس لیے ہمارا فرض ہے کہ جہاں ہم خدا تعالیٰ پر توکل کریں اور کسی اور پر توکل نہ کریں وہاں ہم اُن طاقتوں کو بھی استعمال کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارا کام تو بہرصورت کر دے گا۔ لیکن سب سے بڑی چیز جس کا حاصل کرنا ہمارے لیے ضروری ہے یعنی خدا تعالیٰ کی رضا، وہ ہمیں حاصل نہیں ہو سکے گی۔ خدا تعالیٰ ہم سے اس بات پر خفا ہوگا کہ ہم نے وہ طاقتیں صحیح طور پر استعمال نہیں کیں جو اس نے ہمیں عطا کی تھیں۔ جیسے ایک باپ جو کوئی ضروری کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور اُس کا بچہ اُس سے دُور ہوتا ہے۔ وہ ایک کام کرسکتا ہے لیکن وہ کام خود نہ کرے اور اپنے باپ کو آواز دے کہ آؤ اور میرا کام کردو تو باپ کہے گا تم میں طاقت تھی اور تم خود اس کام کو کرسکتے تھے۔ لیکن تم نے یہ کام نہیں کیا اور مجھے یہاں بلا کر میرا وقت ضائع کیا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے متعلق ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس کو اپنی ہتک تو سمجھتا ہے کہ ہم اُس سے وہ کام لیتے ہیں جو ہمیں نہیں لینا چاہیے۔

پس تم وقت کی اہمیت کو سمجھو اور اس کی قیمت کو سمجھو۔ تم حالات کی نزاکت کو سمجھو، تم اپنے ماحول کی خطرناک حالت کو سمجھو اور سستیوں کو چھوڑ کر اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرو۔ صدر انجمن احمدیہ اور جماعت کے افراد دونوں کو مصائب کے یہ ایام صبر اور استقامت کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس کے فضل جن کے آنے کا وعدہ ہے وہ ہماری اتنی کوشش ہی سے نازل ہو جائیں جتنی کوشش کرنے کی خدا تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارا آقا ہے، نوکر نہیں۔ اس لیے وہ آقا کی صورت میں ہماری مدد کرنے کے لیے تیار ہے، نوکر کی صورت میں مدد کرنے کو تیار نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جہاں ہم اس پر توکل کریں وہاں ہم اُن طاقتوں کو صحیح طور پر استعمال کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ اس جماعت کو بڑھائے گا اور اسے ترقی دے گا۔ اس لیے اگر تم اپنے فرض کو ادا نہیں کرو گے اور خدا تعالیٰ سے نوکروں کی سی خدمت لو گے تو وہ نوکروں جیسی خدمت بھی کرے گا۔ اس جماعت کو بڑھائے گا اور ترقی دے گا۔ لیکن اس صورت میں تم یہ امید نہیں کرسکتے کہ وہ تم پر راضی ہو جائے۔ اگر تم نے اُن طاقتوں کو استعمال نہ کیا۔

جو اُس نے تمہیں عطا کی ہیں اور تم نے انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تو تم اس ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ سے یہ امید نہیں کر سکتے کہ وہ تم پر راضی ہو جائے۔ پس تم اپنے اندر تغیر پیدا کرو اور حالات کو زیادہ خراب ہونے سے بچاؤ۔''

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا۔

''میں جمعہ کی نماز کے بعد بعض جنازے پڑھاؤں گا یعنی مندرجہ ذیل احباب کے:۔

1۔ سید عبدالرؤف صاحب جو سید عبدالغفور صاحب سیالکوٹی کے بھائی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔ میں یہ سمجھ نہیں سکا کہ سیالکوٹ کے لوگ باوجود اِس کے کہ وہاں ایک بڑی جماعت ہے جنازہ میں کیوں شامل نہیں ہوئے۔

2۔ شیخ نورالحق صاحب کی نانی صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ شیخ نور احمد صاحب کی جو ہمارے مختار عام تھے ہمشیرہ تھیں۔ وہ ربوہ سے باہر رہتی تھیں۔ لیکن بیماری کی حالت میں یہیں آ گئیں اور چند دن ہوئے اس جگہ فوت ہو گئیں۔

3۔ جنت بی بی صاحبہ جو ہمارے مبلغ چودھری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی مبلغ سیرالیون کی خالہ زاد ہمشیرہ تھیں۔ رائے ونڈ کے مقام پر فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

4۔ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ حاجی خدا بخش صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ 25 دسمبر 1952ء کو فوت ہو گئی ہیں۔ جماعت کے اکثر دوست جلسہ سالانہ پر ربوہ آ گئے تھے اس لیے بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔

5۔ امام دین صاحب جو مونگ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

6۔ جنت بی بی صاحبہ والدہ شیخ رحمت اللہ صاحب پٹواری جو صحابیہ اور موصیہ تھیں راولپنڈی میں فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ بنگہ ضلع جالندھر کی رہنے والی تھیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

7۔ محمد یوسف صاحب کوٹلی باوا فقیر چند ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئے ہیں۔ احمدی قریب نہیں تھے اس لیے جنازہ غیر احمدیوں نے پڑھا۔

یہ سات افراد ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد میں ان سب کا جنازہ پڑھاؤں گا۔''

(الفضل 31 ؍جنوری 1953ء)